قسط ۵۶

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

DAR-UL-RAZA

واقعہ کربلا

شیخ طریقت، رہبر شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:..................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (قسط ۵٦)

اسپیکر:..................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:..................واقعہ کربلا

زیرِ سرپرستی:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:..................حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

بااہتمام:..................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر وترتیب:..................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:..................36

پبلشر:..................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیمo بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالك من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین

قال اللّٰہ تبارك وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰہ وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

واقعہ کربلا

محرم الحرام کا مہینہ جب بھی آتا ہے ملت اسلامیہ کے افراد ہر چھوٹے، بڑے، بوڑھے ہر وہ شخص جس کو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پر یقین ہو۔ ہر وہ شخص جو محبت رسول اور محبت اہل بیت پر ایمان رکھتا ہے۔ محرم کا مہینہ آتے ہی کربلا کے واقعات اُس کی نگاہوں کے سامنے آجاتے ہیں اور مسلمان سوچتا ہے، غور کرتا ہے کہ اتنا عظیم واقعہ، اتنی بڑی بات میدانِ کربلا میں ہوگئی۔ نبی کا نواسہ، نبی کا لاڈلا، علی کی آنکھوں کا تارا، فاطمہ کا دلبند میدان کرب وبلا میں شہید ہوگئے۔ خاندانِ

رسول کا ایک ایک فرد اللہ کے راستے میں قربان ہو گیا۔ کیا وہ کوفی یہ جانتے نہ تھے کہ یہ کون ہیں؟ کیا یزیدیوں کو یہ پتہ نہ تھا؟ کیا ابن زیاد اُن کی اہمیت عزت و عظمت سے بے خبر تھا؟ آپ یقین مانئے کہ یہ لوگ ظالم و جابر تھے۔

ان کوفیوں کو یہ بھی معلوم تھا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون ان کی رگوں میں ہے۔ وہ یزیدی جانتے تھے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن رسول اور ابن علی ہیں۔ اُن کوفیوں کو پتہ تھا کہ حسب و نسب کے اعتبار سے اِس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خاندان کا جواب نہیں۔

دنیا کی حرص و ہوس کا پجاری حق سے پھر جاتا ہے

لیکن میرے عزیز دوستو اور مسلمانوں خوب غور کر لو کہ جب انسان کے دل و دماغ پر دنیا مسلط ہوتی ہے، جب وہ حرص و ہوس کا پجاری ہو جاتا ہے اور دنیا کی جھوٹی دولت کو جمع کرنے کے لئے، دنیا کی چند روزہ عزت و عظمت کا حاصل کرنے کے لئے جب وہ حق سے ہٹ کر باطل کے راستے کو اپنا لیتا ہے تو پھر اُس کے سامنے دنیا ہوتی ہے، دنیا کے چمکتے ہوئے سکے ہوتے ہیں، حرص و ہوس کا بھوت اُس کے سر پر مسلط ہوتا ہے اور وہ ایمان اور یقین کی دنیا سے دور ہٹ جاتا ہے۔

ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں پر کھانا اور پانی بند کر دیا گیا

یہی حال اُن یزیدیوں کا تھا۔ آج کے مبارک موقع پر جبکہ حسن اتفاق یہ ہے کہ دن بھی جمعہ کا ہے۔ تاریخ بھی دسویں ہے، محرم کا مہینہ بھی ہے، ان تمام خصوصیات

کے ساتھ میں دسویں تاریخ کا مختصر واقعہ آپ کی خدمت میں اور ملت اسلامیہ مورشس اور دوسرے دوستوں میں خدمت میں پیش کررہا ہوں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ ساقی کوثر کے نواسوں پر پانی بند کردیا گیا۔ ظلم وستم تو دیکھئے کہ جن کے فیض سے اور جن کی برکت سے سب کچھ مل رہا ہے اُن کے گھر والوں پر یزیدیوں نے پانی بند کردیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہم پانی بند کردینے کے بعد، کھانا بند کردینے کے بعد، ظلم وستم کا پہاڑ توڑنے کے بعد وہ سمجھتے تھے کہ ہم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مجبور کرلیں گے کہ وہ یزید کی بیعت کرلیں۔

خاندانِ رسول نے بھوک و پیاس میں تین دن گزار دیئے

وہ اہل باطل اِس خیال میں تھے کہ حق باطل کے سامنے جھک جائے گا۔ مگر وہ حسینی شیر سے ظالم بے خبر تھے۔ دین و دنیا کی ذلت اُن کے سر پر مسلط ہو رہی تھی۔ یہ سب کچھ کاروائی کر لینے کے بعد ساتویں تاریخ بھی گزری، آٹھ کا دن بھی گزرا، نو کا دن بھی گزرا راتیں بھی گزریں۔ فرات کی نہر سے جانور، پلید، انسان، منکر سب کو پانی مل رہا ہے لیکن مقدس رسول کے مقدس گھرانے پر پانی بند کردیا گیا۔ بھوک و پیاس کا عالم، چھوٹے چھوٹے بچے، سیدزادیاں، سیدزادے، میدان کربلا، اوپر آسمان، نیچے زمین، اوپر دھوپ، نیچے ریت تپتی ہوئی زمین اور تڑپتے ہوئے بچے اور تڑپتی ہوئی شہزادیاں اور سیدزادیاں میدان کرب وبلا میں تین دن بھوک اور پیاس میں گزارنے کے بعد دسویں محرم کی رات آگئی۔

کربلا میں صبر و رضا کی اعلیٰ مثال

اللہ اکبر! خیال تو فرمایئے مسلمانوں ایثار اس کو کہتے ہیں، صبر اِس کا نام ہے، ضبط کی تعلیم جو کربلا والوں نے دی ہے، صبر کی تعلیم کربلا والوں نے دی ہے دنیا کی تاریخ میں ایسی تعلیم نہیں ملتی، ایسا سبق نہیں ملتا جو اے حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ اور آپ کے گھر والے اور آپ کے سچے جان نثار دے گئے۔

شبِ عاشورہ میں اللہ کی عبادت

دسویں محرم کی رات آگئی، چھوٹے چھوٹے بچوں کے چہروں پر اداسی چھائی ہوئی ہے۔ گلستانِ محمد کے گلوں کے چہرے اور پھولوں کے چہرے مرجھائے ہوئے ہیں۔ عورتیں اپنے خیموں میں اللہ کی یاد میں مشغول ہیں۔ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد آپ اللہ سے سرگوشی میں مشغول ہوگئے۔ باتیں کرنے میں مشغول ہوگئے، ذکرِ الٰہی کرنے میں مشغول ہوگئے۔ آپ سمجھ رہے تھے کہ، جان رہے تھے کہ آج میری اِس دنیا کی زندگی کی آخری رات ہے۔ میرے خون کے پیاسے کوفی اور یزیدی اور ابن زیاد اور ابن سعد کے لشکر جو میرے نانا جان کی شفاعت سے محروم ہیں وہ میری جان کے پیاسے وہاں منتظر ہیں۔ میدان کرب و بلا کا منظر آپ کی نگاہوں میں تھا۔ دسویں رات آپ نے اللہ کی یاد میں گزاری، وہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو پوری زندگی اپنے اللہ کو یاد کرتے رہے، جنہوں نے اپنے نانا جان حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عظمت اور دین کی بلندی کے لئے مکہ کو چھوڑ کر، مدینہ کو چھوڑ کر آج

میدانِ کرب و بلا میں موجود ہیں۔

امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھ کر بلایا گیا

کسی سے کچھ مانگتے نہیں، آپ نے معاذ اللہ کسی پر کوئی ظلم نہیں فرمایا، کوئی ستم نہیں کیا معاذ اللہ! اِن باتوں سے آپ کا دامن پاک ہے۔ میدانِ کرب و بلا میں بن بلائے نہیں آئے بلکہ یزیدیوں نے خط لکھا، کوفیوں نے خط لکھا، آپ کو خط لکھ کر بلایا گیا، دعوت دی گئی۔ ان فریب کاریوں سے آپ کو فریب دیا گیا، آپ کے گھر والوں کو فریب دیا گیا۔ اِن تمام باتوں کے باوجود آج ابن رسول اور خاندان رسول پر پانی بند کر دیا گیا ہے۔ اور دسویں محرم کی رات آ گئی۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خدا کو یاد کر رہے ہیں۔ صبر و رضا کے پیکر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں کے تارے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رب بے نیاز کی یاد میں آپ نے رات گزاری، رات گزارنے میں ایک ایسا وقت آ گیا کہ آپ دنیا و مافیھا سے بے خبر ہو گئے۔

کشف کے ذریعے اپنے نانا جان سے ملاقات

آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، کشف ہوا میدان کرب و بلا میں جو واقعات رونما ہونے والے تھے اُن سے پردہ اُٹھا دیا گیا۔ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، کیا دیکھا؟ سنئے! آپ نے یہ دیکھا کہ سید المرسلین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ کرب و بلا میں جلوہ فرما ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ اے بیٹا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں تمہاری پریشانیاں دیکھ رہا ہوں، بیٹا تمہاری بے چینی

سے قلب مصطفیٰ بے چین ہے، بیٹا تمہارے گھر والوں کی بے قراریاں دیکھی نہیں جاتیں تم بے چین ہو، یہ یزیدی اور یہ لشکر تمہارے خون کا پیاسا ہے۔ یہ ظالم تمہارے صبر اور ضبط کا امتحان لینے کے لئے آ گئے۔ بیٹا حراساں نہ ہونا، بیٹا ڈرنا نہیں، بیٹا یہ سوچو تو سہی کہ یہ جو تمہارے اوپر گزرے گا یہ تو گزر جائے گا لیکن بیٹا غور تو کرو کہ جنت کے دروازے پر تمہاری ماں فاطمہ کھڑی ہے۔ بیٹا غور تو کرو کہ جنت کے دروازے پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ بیٹا غور تو کرو کہ جنت کی حوروں کے اندر ایک خوشی ہے ایک مسرت ہے، بیٹا جنت تمہارے لئے سجادی گئی ہے اور خدا کی قدرت تمہارا نظارہ دیکھ رہی ہے۔ خدائے تعالیٰ تم سے راضی ہے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود تمہیں لینے کے لئے بے تاب ہیں اور میدانِ کرب وبلا میں آ گئے ہیں، بیٹا غم نہ کرنا، پریشان نہ ہونا۔ مظالم کے پہاڑ یہ توڑیں گے اور انہیں توڑنے دو لیکن بیٹا یہ میری شفاعت سے محروم ہیں، بیٹا اِن کے ظلم وستم پر صبر کرنا کیونکہ دنیا کا یہی طریقہ رہا ہے کہ اہل حق کو ہمیشہ ستایا گیا ہے اور بیٹا تمہیں بھی ستائیں گے اور ستا رہے ہیں بیٹا صبر کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کرنے کی دعا کی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی گود میں لے لیا اور گود میں لے کر کے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی

اے اللہ! میرے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صبر عطا کردے۔

اللہ اکبر! کتنی عجیب وغریب رات ہے۔ دسویں محرم کی رات، قیامت کی رات، دسویں محرم کی رات بے چینی و بے قراری کی رات، خاندان رسول کے لٹنے کی رات، عجیب و غریب رات ہے۔

باغ جنت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِ خدا
اے زہے قسمت تمہاری کشتگانِ اہلبیت
حوریں بے پردہ نکل آئی ہیں سر کھولے ہوئے
آج کیسا حشر ہے برپا میانِ اہلبیت

کشف کا واقعہ اپنے گھر والوں کو سنا دیا

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ کھلی، واقعہ آپ کے سامنے آچکا تھا۔ آپ نے گھر والوں سے ارشاد فرمایا کہ اے گھر والو! میں نے ابھی ابھی نانا جان کو میدان کرب وبلا میں دیکھا ہے اور نانا جان یہ کچھ فرما رہے تھے۔ اللہ اکبر

سیدزادوں کا مقدس قافلہ ایک دوسرے کے منہ کو دیکھنے لگا، سیدزادیاں ایک دوسرے کے منہ کو دیکھنے لگیں، علی اکبر قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھنے لگے اور قاسم علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھنے لگے۔ زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابا جان کو دیکھا، علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابا جان کو دیکھا۔ ایک عجیب بے بسی کا عالم تھا، بے کسی اور پریشانی کا عالم تھا چھوٹے چھوٹے بچے تڑپنے لگے اِس کشف کو سن کر کے اور وہ سمجھ رہے تھے آج وہ صبح آنے والی ہے وہ یقیناً قیامت کی صبح ہوگی۔ یہی وہ صبح ہوگی کہ یہ تمام کے تمام بچے یتیم ہوں

گے اور یہی وہ صبح ہوگی کہ تمام خاندان رسول اور ازواجِ ابن رسول سب کی سب بیوہ ہوں گی ۔ ان تمام کیفیتوں کے ساتھ صبح ہوگئی ۔

یومِ عاشورہ میں فجر کی نماز ادا فرمائی

حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز اپنے دوستوں کے ساتھ ادا کی ، آخری نماز ہے جو جماعت کے ساتھ ادا ہو رہی ہے ۔

میرے دوستو! خیال تو فرمایئے کہ پانی نہیں تو تیمّم سے نماز ادا ہو رہی ہے ۔ پانی بند کر دیا، کھانا بند کر دیا گیا، پانی نہیں اور کھانا نہیں لیکن تیمّم سے نماز ادا ہو رہی ہے ۔ خدا کی عبادت ہو رہی ہے، اللہ کے دین کی بلندی کا سامان ہو رہا ہے ۔ حضرتِ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر اللہ کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے، سر بسجود ہے اور سبحان ربی الاعلیٰ ، سبحان ربی الاعلیٰ کے مقدس کلمات زبان سے جاری ہو رہے ہیں اور حضرتِ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی عوام ، اپنے انصار ، اپنے اعزاء اور اپنے دوستوں کے ساتھ نماز صبح آپ نے ادا فرمائی ۔

دسویں محرم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یزیدیوں کو نصیحت

دسویں محرم کی تاریخ آ گئی ، نماز کے بعد آپ کو خیال پیدا ہوا کہ میں نواسہ رسول ہوں ، نصیحت کرنا میرا کام ہے ، مجھے اِن لوگوں کو نصیحت کرنی چاہئے ، مجھے اِن لوگوں کو سمجھانا چاہئے ۔ آپ اپنے خیمے سے نکل کر کے اُن یزیدیوں کے سامنے تشریف لے گئے اور آپ نے اللہ کی حمد اور اُس کے رسول ﷺ کی نعت کے بعد آپ

نے فرمایا کہ اے یزیدیو! تم مجھے نہیں جانتے کہ میں کون ہوں؟ بتاؤ تو سہی کہ کیا اِس وقت مجھ سے بہتر روئے زمین میں اور کوئی ہے؟ بتاؤ میرے جیسا حسب والا اور میرے جیسا نسب والا کوئی ہے؟ بتاؤ تو سہی کہ کیا میں نواسہ رسول نہیں ہوں؟ کیا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے باپ نہیں ہیں؟ کیا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری ماں نہیں ہے؟ تم نے مجھے بلایا میں یہاں آیا، بتاؤ میرے مقابلے میں تم کیا یہ کر رہے ہو؟ کیا تمہیں جہنم کا خوف نہیں؟ کیا قیامت کا خوف نہیں؟ کیا تم نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ یہ دونوں بھائی حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں؟ اے یزیدیو! کیا تمہارے دل و دماغ پر پردہ پڑ گیا ہے اور تم یہ کیا چاہتے ہو؟

یزیدیوں پر واعظ کا اثر نہ ہونا

میرے عزیز دوستو! حق کی یہ تقریر تھی جو حضرتِ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدانِ کرب و بلا میں کر رہے تھے۔ لیکن یاد رکھئے کہ

بدلتی ہے جس وقت ظالم کی نیت
نہ کچھ کام آتی ہے قول اور حجت

جب نیت بدلتی ہے تو میرے دوستو! پھر وہاں کوئی چیز کام نہیں آتی۔ وہ لوگ اِس قدر ذلیل ہو چکے تھے، ایمان کا شمع اُن کے اندر نہ تھا وہ ظالم اِن چیزوں کو کیا سمجھتے اُن کے تو دل و دماغ کے اندر حکومت تھی۔ ابن سعد سمجھتا تھا کہ مجھے رائے کی حکومت مل جائے گی، کوئی سمجھتا تھا کہ مجھے موصل کی حکومت مل جائے گی، کوئی سمجھتا تھا کہ مجھے فلاں ملک

مل جائے گا۔ دنیا کی حکومت اُن کے دل و دماغ پر مسلط تھی، چنانچہ آپ نے دیکھا کہ ظالم جہنم میں جانے کے لئے تیار ہیں۔ آپ واپس تشریف لے آئے اور آپ نے یقین فرما لیا کہ یہ لوگ یقیناً جہنم میں جا کر رہیں گے اور خون رسول سے یہ اپنا ہاتھ رنگین کر کے رہیں گے۔ اور یقیناً یہ لوگ میرے نانا جان کی شفاعت سے محروم ہیں، آپ نے آنے بعداب جنگ کی تیاری شروع کی۔

اہلبیت کے خیمے کے باہر خندق کھود دی گئی

میرے عزیز دوستو! ذرا غور تو فرمایئے کہ ایک طرف ہزراوں کا ہجوم، کھاتے ہوئے، پیتے ہوئے، اکڑتے ہوئے سامانِ جنگ کے ساتھ، بے دینوں کا، گستاخوں کا اور ہزاروں کا ایک طرف ہجوم ہے اور دوسری طرف خاندانِ رسول ﷺ کے بہتر افراد۔ بتیس سوار اور چالیس پیادے، آپ خیال تو فرمایئے کہ ایک طرف ہزاروں اور دوسری طرف چند مسلمانوں کی جماعت مد مقابل ہے، آپ نے فرمایا کہ خیمے کے چاروں طرف خندق کھود دی جائے اور اور اُس میں آگ کو روشن کر دیا جائے تا کہ بے دین یہاں عورتیں تشریف فرما ہیں اور سیدزادیاں تشریف فرما ہیں وہاں بے دین نہ پہنچ سکیں۔ چاروں طرف خندق کھود کر اُس میں آگ روشن کر دی گئی۔ اور اب آپ اِس طرح سے آپ جلوہ فرما ہوئے کہ آپ نے اپنی فوج کو، اپنے نوجوانوں کو، اور اپنے مختصر سے لشکر کو آپ نے لا کر اُن کے مقابلے میں کھڑا کر دیا۔

ہزاروں یزیدیوں کے مقابلے میں صرف ۷۲ حسینی

اللہ اکبر! یہ مختصر سا قافلہ اور یہ مختصر سی جماعت ہزاروں کے مقابلے میں آ کر کھڑی ہوئی اور پیچھے خیموں کے اندر سیدزادیاں اور شہزادیاں موجود ہیں۔ یہی کیفیت تھی اور یہی عالم تھا ہر آدمی اہلبیت رسول کے قافلے کیلئے کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح یہ ظالم آدمی باز آ جائیں، مگر میرے دوستو! شیطان انہیں جہنم کی طرف لے جا رہا تھا اور حق سے اُن کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔

عبداللہ بن عمیر کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاندان سمیت حاضر ہو گئے

مختصر یہ کہ اسی عالم میں قبیلہ بنی کلب کا شخص حضرتِ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، ماں بھی حاضر ہے اور بیوی بھی حاضر ہے، عبداللہ بن عمیر کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلا کے پاس کے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ وہاں یہ خبر پہنچ گئی کہ خاندان رسول پر مظالم ہو رہے ہیں اور تمام یزیدیوں نے خاندان رسالت کو گھیر رکھا ہے۔

ماں کی خواہش

حضرتِ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وہب قلبی کی ماں نے جب یہ خبر سنی تو وہ اہلبیت سے محبت کرتی تھیں اور خاندان رسول سے انہیں بڑا پیار تھا۔ اپنے بیٹے کو آپ نے یاد فرمایا اور لپٹا کر کے رونے لگیں، بیٹے نے کہا کہ اماں جان خیر ہے؟ کیا بات ہے؟ پریشانی کیا ہے؟ کیوں روتی ہیں؟ ماں نے رو کر کہا کہ بیٹا میں نے تجھے پالا ہے، دودھ پلا کر بڑا کیا ہے، میں یہ سمجھ رہی ہوں اور اِس لئے رو رہی ہوں کہ تو میرا ایک ہی بیٹا

ہے اور میری آنکھوں کا نور ہے۔ بیٹے نے عرض کیا کہ اماں جان! فرمایئے کہ کیا بات ہے؟ بیٹے نے یہ عرض کیا تو ماں نے کہا کہ بیٹا میں نے یہ سنا ہے کہ میدانِ کرب و بلا میں خاندان رسالت کا ایک قافلہ آیا ہے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں موجود ہیں اور تمام کے تمام دشمن چاروں طرف سے اہلبیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قافلے کو گھیرے ہوئے ہیں۔ بیٹا میرا دِل یہ چاہتا ہے کہ میں اپنے لاڈلے بیٹے کو حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں پر نثار کردوں۔ بیٹا تمہاری کیا رائے ہے؟ ایک ہی بیٹا ہو اور شادی ہوئی ہے ابھی سترہ دن شادی کے گزرے ہیں، قبیلہ بنی قلب کا نوجوان سترہ دن شادی کے گزرے ہیں، نوجوان ابھی سہاگن اور بیوی گھر میں موجود ہے، ابھی عیش و عشرت کی داستان ادھوری ہے ابھی ابھی شادی ہوئی ہے اور ادھر ماں کا یہ تقاضا ہے کہ بیٹا میں یہ چاہتی ہوں کہ تمہیں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر قربان کردوں۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ خاندان رسالت لٹ رہا ہو اور ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہوں۔

بیوی کی طرف سے اجازت

میرے عزیز دوستو! بیٹے نے کہا کہ امی جان تم مجھے اِس میدان میں کامل پاؤ گی اور میں اِس کام کے لئے بالکل تیار ہوں۔ ذرا میں اپنی بیوی سے بھی پوچھ لوں ابھی ابھی تو اُس کی شادی ہوئی ہے اور ابھی ابھی تو وہ دلہن بنی ہے۔ ابھی ابھی اُس کا چہرہ اور رنگت بتارہی ہے کہ ابھی وہ نئی دلہن ہے، اے امی جان مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اُس سے پوچھ لوں۔ مختصر یہ کہ وہ تشریف لے گئے اور انہوں نے کہا کہ

اے میری بیوی یہ ٹھیک ہے کہ تم ابھی ابھی دلہن بنی ہو۔اور یہ ٹھیک ہے کہ میں تمہارا دلہا ہوں ،لیکن اِس وقت دلہا اور دلہن کی بات نہیں ، اِس وقت حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خاندانِ رسول پر قربان ہونے کی بات ہے۔اے میری بیوی اگر تو مجھے اجازت دے دے کہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اور اُن کے قدموں پر قربان ہوجاؤں تو مجھے یقین ہے کہ اُن کے نانا جان حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کی رضا مجھے حاصل ہوگی۔اللہ اکبر

قبیلہ بنی کلب کی اِس بیوی نے جواب دیا کہ اے مقدس شوہر! اگر تم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں پر قربان ہونا چاہتے ہو تو میں تمہیں خوشی سے اجازت دیتی ہوں ۔یہ ٹھیک ہے میرا سہاگ اُجڑ جائے گا، یہ ٹھیک ہے کہ میں بیوہ ہو جاؤں گی، یہ ٹھیک ہے کہ میرا کوئی سہارا نہیں ہے لیکن مجھے سب سے زیادہ اِس بات کی خوشی ہوگی کہ میرا شوہر جو ہے وہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں پر قربان ہوگیا، لیکن اے میرے شوہر ایک بات یاد رکھئے کہ جب آپ جنت میں تشریف فرما ہوں گے تو مجھ سے وعدہ کیجئے کہ جنت میں مجھے ساتھ رکھیں گے اور میں وہاں بھی آپ کے ساتھ رہوں گی۔شوہر نے کہا کہ ٹھیک ہے اور یہ کہہ کر کے تینوں محبِّ اہل بیت کا قافلہ میدانِ کرب وبلا کے اندر آ گیا۔اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کے اِس نے بوسے لئے اور حضرتِ عبداللہ ابن عمیر کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اے پیارے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے مرنے کی اجازت مجھے دی جائے۔سب سے پہلے میں جاؤں گا۔اللہ اکبر

عبداللہ بن عمیر کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یزیدیوں کو للکار

میرے عزیز دوستو! ادھر جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ بہتر خاندان والے، بتیس سوار اور چالیس پیدل، داہنی طرف حضرت زوہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں طرف حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بیچ میں علمدار حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور یہ مقدس قافلہ اور اُدھر سے حضرت عبداللہ ابن عمیر کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ حضور مجھے جانے دیجئے۔ چنانچہ محبّ اہلبیت، خاندان رسول کا دیوانہ حضرت عبداللہ ابن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے چلے اور انہوں نے آگے چل کر للکارا۔ یزیدیوں نے دیکھا کہ یہ کون شاندار نوجوان آرہا ہے؟ یہ کون حسین نوجوان آرہا ہے؟ بڑا شاندار نوجوان ہے، چہرہ اِس کا چمکتا ہوا ہے تو اُس کو معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ بنی کلب کا نوجوان ہے۔ آپ نے جاکر للکارا اور کہا کہ اے ظالمو، اے ظالمو! ارے تم خاندان رسول کے دشمن بن کر آئے ہو، جہنم منہ کھولے ہوئے تمہارا انتظار کررہے ہے۔ مختصر یہ کہ اِس نصیحت کے بعد آپ نے ایک نعرہ لگایا اور کہا کہ یاد رکھو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہترین سردار ہیں اور میں اُن کا غلام ہوں۔ میں ابن رسول اللہ پر قربان ہونے کے لئے آیا ہوں۔

یزیدیوں سے مقابلہ اور جام شہادت نوش کرنا

اِس کے بعد آپ نے تلوار کھینچی اور یزیدیوں کا آپ نے مقابلہ کیا۔ آپ جانتے ہیں شیر ہزاروں کے لئے کافی ہوا کرتا ہے اور شیر بھی کون سا شیر؟ جو ابن رسول اللہ کا اور ابن علی کا شیر ہو، آپ نے اُن کا مقابلہ کیا۔ اور مقابلہ کرتے ہوئے دشمنوں

نے جب دیکھا کہ اِس شیر کا مقابلہ کرنا بہت ہی مشکل ہے تو چاروں طرف سے حملہ کیا گیا۔ تو اِس میں حضرتِ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زخموں سے چور چور ہوکر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں اپنا سر رکھا اور آپ نے عرض کیا کہ حضور میرے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے نانا جان تم سے خوش ہیں میں تم سے راضی ہوں۔ اُن کی بیوی خیمے میں کھڑی ہوئی تھی اور زور زور سے کہہ رہی تھی کہ اے پیارے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے اپنے شوہر کے ساتھ جانے دیجئے۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ اے میری مقدس بیٹی! عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے۔ تم اندر رہو، مختصر یہ کہ حضرت ابن وہب اور قبیلہ بنی کلب کا نوجوان ابن رسول اللہ پر قربان ہوگئے۔ اور دشمنوں نے آپ کو شہید کیا، اور وہ سر جب امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا تو عبداللہ ابن عمیر کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر لے کر کے آپ نے پیار فرمایا، صاف کیا اور وہ سر ماں کی گود میں آیا اور ماں نے پیار کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا میرے دودھ کا تم نے حق ادا کردیا، جب بیوی کے پاس سر پہنچا تو بیوی نے اپنے مقدس شوہر کے سر کو پیار کیا اور کہا کہ اے پیارے شوہر تم نے دوستی کا اور محبت کا حق ادا کردیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً ہماری مغفرت فرمائیں گے اور ہم سے وہ راضی ہیں۔

امام کی صدا پر حضرتِ حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح و جسم کا کانپ جانا

میرے عزیز دوستو! اِس طرح سے میدان کرب و بلا میں جنگ کا آغاز ہوگیا

۔آپ خیال فرمایئے جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ انسانوں کا ہجوم، بے دینوں کا ہجوم اور دوسری طرف یہ مقدس اور مختصر سے افراد۔لڑائی جاری ہے ایک ایک انسان اور ایک ایک شیر اُن بے دینوں کے مقابلے میں جاتا ہے اور اُن کو فنا فی النار کر کے آجاتے ہیں۔دوستوں کے شہید ہو جانے کے بعد، مددگاروں کے شہید ہو جانے کے بعد، امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آواز لگائی کہ ہے کوئی محبّ اہلبیت جو آج ہماری مدد کرے اور نانا جان سے میں اُسے جنت دلواؤں؟ میرے عزیز دوستو! یہ جو کچھ میدان کربلا میں ہو رہا تھا ایک شریف النفس انسان، ایک محبّ اہلبیت، ایک نبی کا ماننے والا جن کا نام حضرتِ حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے وہ یہ سب منظر دیکھ رہے تھے۔دونوں طرف آپ دیکھ رہے تھے اور آپ کی یہ تمنا تھی کہ کسی طرح سے یہ جنگ ختم ہو جائے۔ آپ نے جب یہ دیکھا کہ جنگ ختم نہیں ہوتی اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جب آپ نے سنا تو اور آواز سنی کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں کہ ہے کوئی ایسا جو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آج مدد کرے؟ آپ یہ سن کر بیقرار ہو گئے، لرزنے لگے۔ابن سعد کے لشکر نے جب یہ دیکھا کہ حضرت حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لرز رہے ہیں، پاؤں کانپ رہے ہیں تو لوگ گھبرا گئے کہ ہزاروں کا مقابلہ کرنے کا والا نوجوان، ہزروں کا مقابلہ کرنے والا بہادر آج اُس کے پاؤں لرز رہے ہیں، بات کیا ہے؟

حضرتِ حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لشکر حسین میں شمولیت

معصب ابن یزید جو کہ حضرتِ حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی تھے انہوں نے پوچھا

کہ بھائی جان کیا حال ہے آپ کا آپ کانپتے کیوں ہیں؟ آپ پریشان کیوں ہیں؟ آپ کے قدم کانپ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اے میرے بھائی میں کانپ اِس لئے رہا ہوں کہ آج بہت بڑا امتحان میرے سامنے آ گیا ہے، ایک طرف جنت ہے اور دوسری طرف جہنم ہے۔ ایک طرف حق ہے اور دوسری طرف باطل ہے۔ ایک طرف ابن سعد کمینہ ہے اور دوسری طرف شریف ابن شریف ابن رسول ہیں۔ ایک طرف دیکھ رہا ہوں کہ جنت میرے سامنے ہے اور ایک طرف دیکھ رہا ہوں کہ جہنم ہے اب مجھے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ مجھے جنت کی طرف جانا ہے یا جہنم کی طرف جانا ہے۔ اے میرے بھائی تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ میں جہنم کی طرف نہیں جاؤں گا میں جنت کی طرف جاؤں گا۔ مجھے جنت کی طرف جانا ہے، مجھے ابن رسول کے قدموں پر قربان ہونا ہے اور مجھے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر قربان ہونا ہے اور میں یزیدیوں کو چھوڑ دوں گا اور ابن سعد کو چھوڑ دوں گا، ابن زیاد کو چھوڑ دوں گا اور یہ کہتے ہوئے آپ اِس شان کے ساتھ نکلے کہ میدان کربلا کا ذرہ ذرہ حضرتِ حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کے بوسے لے رہا تھا۔ حضرتِ حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب میدان کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بڑھے تو ابن سعد کے لشکریوں نے یہ سمجھا کہ شاید یہ مقابلہ کرنے جا رہے ہیں لیکن بعض لوگ سمجھ گئے کہ اِن کے قدم لرز رہے ہیں کانپ رہے ہیں۔ کانپتے ہوئے آگے بڑھے اور جا کر اپنا سر حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں رکھ دیا۔ حضرتِ حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اے پیارے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اے ابن رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ یاد رکھئے اور سمجھئے کہ میں ہی

وہ شخص تھا اور میں ہی وہ تھا کہ جس کی وجہ سے آپ میدان کربلا میں پھر گئے اور آج میں آیا ہوں، آج میں معافی کا طالب ہوں آپ مجھے معاف فرمادیں۔ کیا مجھے معافی کا پروانہ مل جائے گا؟ حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب عطا فرمایا کہ اے حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بندہ سچی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ جب آپ مطمئن ہوگئے تو آپ اُن اشقیاء کے سامنے آئے اور حضرت حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام ہوں، میں نے جنت خرید لی ہے، جہنم کو میں نے چھوڑا ہے میں نے ناپاک کو چھوڑا اور پاک کے دامن کو میں نے تھام لیا ہے۔

لشکرِ یزید کے ساتھ حضرتِ حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑائی

میرے عزیز دوستو! حضرت حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کربلا میں اپنے لشکر کے ساتھ، اپنے دوستوں اور غلاموں کے ساتھ یزیدیوں کے مقابلے میں کھڑے ہیں۔ یزیدیوں کی طرف سے صفوان آتا ہے اور کہتا ہے کہ اے حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ تم نے یزید کو چھوڑ دیا، دنیا کی دولت تم نے چھوڑ دی، حکومت تم نے دنیا کی چھوڑ دی؟ تمہاری اتنی بڑی عزت ہے سب کچھ تم نے قربان کر دیا؟ حضرتِ حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے صفوان باتیں کرتا ہے تو؟ میرے دین کی عزت بھی ہے میں نے دنیا کو چھوڑا، میری باقی کی عزت بھی ہے، فانی عزت کو میں نے چھوڑا۔ میں نے پاک کے دامن کو تھاما ہے ناپاک کے دامن کو میں نے چھوڑ دیا۔ حضرتِ حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا

کیوں چھوڑ کر دین فوج میں گمراہ کی آؤں؟

حاکم کو ہنساؤ میں محمد کو رلاؤں

کیا حاکم دنیا کا میں احساس کروں میں؟

اور زہرہ کے رونے کا نہ پاس کروں میں؟

اے ظالم حضرتِ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہی ہیں یہ کہہ کر آپ نے تلوار کھینچی اور صفوان کے مقابل آئے۔ صفوان کو آپ نے مارا، اُس کا بھائی آیا اُس کو بھی آپ نے مارا، اور تیسرے پھر چوتھے کو بھی مارا۔ اُس وقت کیا تھا میرے دوستو! حضرتِ حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ہزاروں نوجوانوں سے بہتر تھے اور پھر ایمان کی قوت نے آپ کا بول بالا کر رکھا تھا، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا ساتھ تھی، آپ میدانِ کرب و بلا میں چھائے ہوئے تھے۔ جو بھی ظالم آتا آپ اُس کا صفایا کر دیتے، مختصر یہ کہ آپ زخموں سے چور ہو کر کے آپ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پلٹے آپ نے پھر اپنا سر اُن کے قدموں میں رکھ دیا اور عرض کیا کہ اے ابن رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خوش ہیں؟ آپ مجھ سے راضی ہیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سینے سے لگایا اور فرمایا کہ اے حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بھی خوش ہوں، میری ماں بھی خوش ہے، میرے والد بھی خوش ہیں، نانا جان بھی خوش ہیں۔ یہ خوشی کا مژدہ سن کر پھر آپ لوٹے، پھر آپ پلٹے اور دشمنوں پر آپ نے حملہ کر دیا، مختصر یہ کہ ایک شیر اور چاروں طرف سے دشمنوں نے گھیر رکھا تھا مختصر یہ کہ آپ نے میدان سے آواز دی اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ نے آواز دی کہ اے

حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! بس جنت تمہاری منتظر ہے۔ اور جنت کی نعمتیں تمہاری منتظر ہیں۔ یہاں تک کہ وہ صدق وخلوص کا پیکر اور محبت کا پیکر حضرت امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر قربان ہو گیا۔

میرے عزیز دوستو! آپ خیال فرمائیے کہ نوجوان سے بات ہو رہی تھی دوست قربان ہو رہے ہیں۔ ایک ایک کی باری آتی جا رہی ہے اور یزیدیوں کے سامنے یہ مقدس کنبہ اور یہ مقدس فوج اللہ کے نام پر اور اُس کے رسول کے نام پر سب اپنی اپنی قربانی دے رہے ہیں۔ اللہ اکبر

آپ ذرا خیال تو فرمائیے کہ کیا عجیب وقت ہے اور کیا عجیب وغریب سماں ہے؟ اللہ اکبر کہ تمام دوست اور احباب ایک ایک کر کے اللہ کے نام کے اوپر قربان ہو گئے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں ایک ایک کر کے قربان ہو گئے۔

جمعہ کا دن ہے

کھیلتے ہیں جام پر شہزادگان اہلبیت

امام عالی مقام پر جان قربان کرنے کو سب تیار

ایک ایک کر کے قربان ہو رہے ہیں اور اِن قربانیوں کا سلسلہ جاری ہے، عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قربان ہو گئے، محمد قربان ہو گئے، بہن کے بچوں نے دیکھا کہ ماموں جان پریشان ہیں انہوں نے بھی اجازت مانگی کہ حضور ہمارے ہوتے ہوئے آپ کیسے جا سکتے ہیں؟ ماموں جان ہماری ماں نے اسی دن کے لئے دودھ پلایا تھا۔

حضرتِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں نے دیکھا کہ چچا جان پریشان ہیں، حضرتِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نکلے، اِدھر سے قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے، ادھر سے عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آواز دی، محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آواز دی، چھوٹے چھوٹے بچوں کو شوق شہادت تھا، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرما دیا کہ اے لوگو! اگر تم جانا چاہو تو چلے جاؤ، اے اہلبیت، اے میرے گھر والو! تمہیں اجازت ہے تم چلے جاؤ، یہ لوگ تو میری جان کے دشمن ہیں۔ مگر اے اہلبیت، اے ابن رسول آپ کے ارادے پر قربان آپ کے وعدے پر قربان، آپ کی استقامت پر قربان کہ حضرتِ حسین نے اجازت دی مگر بچہ بچہ ڈٹا ہوا ہے، جان کی بازی لگانے کے لئے اپنی گردن کو قربان کرنے کے لئے اور کوئی جانے کے لئے تیار نہیں۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہزادے کی شہادت

حضرتِ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے آگے بڑھے انہوں نے اجازت مانگی۔ ماموں جان نے اجازت دی، ماں نے سینے سے لگایا بیٹا اسی دِن کے لئے میں نے تمہیں پالا تھا آج تو بھی اپنے ماموں پر قربان ہو جا۔ دونوں شہزادے قربان ہوتے ہیں۔

حضرتِ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شوقِ شہادت

اُدھر اُن کی شہادت ہوئی اور ادھر حضرتِ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوجوان قاسم، آہ حضرتِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نشانی، بھائی کی نشانی وہ آگئے اور چچا جان کے قدموں کا

بوسہ لیا۔ حضور مجھے دیجئے میں بھی قربان ہونا چاہتا ہوں، میں بھی آپ کے قدموں پر قربان ہوجاؤں گا۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ یہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نشانی ہے یہ میرے بھائی کی نشانی ہے۔ اے قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کیوں قربان ہوتا ہے، اے قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم مت قربان ہو۔ آپ نے عرض کیا کہ اے چچا جان یہ ہو نہیں سکتا کہ میرے سامنے آپ قربان ہوجائیں۔

یاد رکھئے کہ اگر آپ میرے سامنے قربان ہوگئے، میرے والد صاحب، میرے ابا جان نے اگر پوچھا، میری دادی حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا، میرے دادا حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اگر پوچھ لیا کہ اے قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا میں نے تمہیں اِس دن کے لئے پالا تھا کہ تیرے سامنے تیرے چچا شہید ہوجائیں۔ چچا جان یہ ہو نہیں سکتا، میں قربان ہوجاؤں گا۔ میری لاش کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے، میرے سر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے مگر میرے چچا جان جب تک یہ جان میں جان باقی ہے آپ تک میں اشقیاء کو آنے نہیں دوں گا۔

حضرتِ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یزیدیوں سے مقابلہ

حضرتِ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اجازت دی کہ اچھا میرے مقدس بھتیجے اگر تم یہی چاہتے اور تمہاری یہی مرضی ہے تو پھر جاؤ۔ مختصر یہ کہ میرے عزیز دوستو کہ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنی جان کی قربانی پیش کردی،

بڑے بڑوں کا مقابلہ کیا، بڑے سے بڑا بدنام جو اِس یزیدی لشکر میں ہوسکتا تھا وہ اِس شیر کے سامنے آیا مگر خدا کے فضل و کرم سے آپ غالب رہے اور ایک ایک کو آپ نے فنافی النار کردیا۔

اور آپ یقین مانئے اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ اگر یزیدی لشکر کا ایک ایک آدمی اِن کے مقابلے میں آتا تو مجھے اِس کا یقین ہے کہ وہ ایک بھی اِس قابل نہیں تھا کہ وہ اِن شہزادوں کو روکتا اور اِن کا مقابلہ کرسکتا۔

حضرتِ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

مگر میرے دوستو! جو چور ہوتا ہے وہ چھپ کر وار کرتا ہے، جو چور ہوتا ہے وہ دھوکے سے وار کیا کرتا ہے۔ اور اِن کا حال بھی یہی تھا کہ اِن بزدلوں نے اِس شیر پر چاروں طرف سے مل کر وار کیا۔ چاروں طرف سے وار کیا ظاہر ہے کہ اِس وار کے نتیجے میں حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پریشان ہوئے، بے چین ہوئے اور اوپر بھوک کا غلبہ، پیاس کا غلبہ اور اِس کے اوپر ہزاروں کا مقابلہ۔ مختصر یہ کہ میرے دوستو حضرتِ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنی جوانی اپنے چچا پر قربان کردی۔ اور اپنے آپ کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قربان کردیا۔

خاندان رسول صبر کی اعلیٰ مثال

اِس طرح سے خاندان رسول کا ایک ایک فرد قربان ہورہا ہے۔ ایک ایک شخص کی باری آتی جارہی ہے۔ اور ایک ایک کر کے دوست شہید ہوگئے، اعزاء کی

باری آتی ہے وہ ایک ایک کر کے جاتے ہیں اور قربان ہو رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ اِن تمام قربانیوں کے بعد

کس شقی کی ہے حکومت، ہائے کیا اندھیر ہے

دن دہاڑے کٹ رہا ہے کاروانِ اہلبیت

نواجوان، اعزاء ایک ایک نے جان کی بازی لگائی یہاں تک کہ میرے عزیز دوستو خیمہ ابن رسول میں مردوں کی لاشیں رکھی ہوئی ہیں، شہداء کے سر رکھے ہوئے ہیں۔ آپ ذرا خیال فرمائیں کہ ماؤں کے سامنے اُن کے جگر پاروں کے سر رکھے ہوئے ہیں۔ زخموں سے چور سر رکھے ہوئے ہیں اور وہ تمام کے تمام سرمائیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں، بہنیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں۔ اللہ اکبر اگر کوئی صبر کرنا سیکھے تو نواسہ رسول کے گھر سے سیکھے، اِن سیدزادوں سے سیکھے اور اِن شہزادوں سے صبر کا کوئی سبق سیکھے۔ مختصر یہ کہ اسی عالم میں حضرت عباس بھی شہید ہوئے۔ اب کوئی بھی گھر میں باقی نہیں رہا یہاں تک کہ آپ نے ارادہ کیا کہ اب میری باری ہے اور تو کوئی ہے نہیں۔ بچے ہیں عورتیں ہیں اور یہ سب میری جان کے دشمن ہیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے چاہا کہ آپ میدان میں نکل کر کے اُن بے دینوں کو فنافی النار کریں اور شربتِ شہادت آپ نوش فرمالیں۔

حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جان قربان کرنے کے لئے تیار

آپ نے ارادہ کیا میرے عزیزو، دوستو آپ ذرا خیال فرمائیے کیسا عجیب و

غریب وقت ہوگا اُس وقت کہ بہنیں دیکھ رہیں، شہزادیاں دیکھ رہیں، صاحبزادے دیکھ رہے ہیں۔ اور جب آپ نے یہ ارادہ کیا تو حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر آپ کے قدموں میں سر رکھ دیا۔

آہ! حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا، اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہزادی علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! بچہ بچہ شہید ہوگیا، نوجوان شہید ہوگئے اور علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام حسین علی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر خیمے میں بیمار ہیں، بیماری کی حالت ہے۔ عزیزوں اور دوستو کے سامنے شہداء کے سر رکھے ہوئے ہیں، تین دن سے کھانا نہیں، پانی نہیں، بڑے عجیب و غریب حالات ہیں۔ حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور آکر عرض کیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے ابا جان کہ میں آپ کی شہادت کو دیکھوں، قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھائی شہید ہوگئے، عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید، محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے، چچا جان عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے۔ ان تمام شہداء کے بعد اے ابا جان اب میری باری ہے، یہ ہو نہیں سکتا کہ میری آنکھوں کے سامنے آپ شہید ہوں۔ ابا جان مجھے آپ اجازت دیجئے اسی دن کے لئے تو میری ماں نے مجھے دودھ پلایا تھا، اسی دن کے لئے تو ابا جان میں جوان ہوا تھا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ابا جان میری آنکھوں کے سامنے آپ شہید ہوں۔ آپ کی جگہ پر اے ابا جان میں جاؤں، آپ کی جگہ میں گردن کٹواؤں گا۔ میں اپنی جان دے دوں گا، جہاں میرا بھائی قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گیا ہے وہیں جاؤں گا، ابا جان میری دادی منتظر ہے، میرے دادا منتظر ہیں، حضور مجھے جانے دیجئے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ

رہے تھے آپ میرے دوستو شربتِ شہادت پینے کا موقع تھا، جان دینے کا موقع تھا۔ میدان کربلا کے اندر آج علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے کا اور رسول ﷺ کے گھرانے کا آج امتحان ہونا تھا، یہ لوگ بخوشی قربان ہو رہے تھے۔ چنانچہ حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا بیٹے اگر چاہتے ہو کہ جاؤ تو ٹھیک ہے میں نے تمہیں اللہ کے حوالے کیا۔

حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یزیدیوں کو للکار

حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت کے ساتھ حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدانِ کرب و بلا میں آئے۔ اٹھارہ سال کی عمر اور چڑھتی ہوئی جوانی اور گھرانے کا پوتا، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لاڈلا، جس کی رگوں میں حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقدس خون ہو۔ میدانِ کربلا میں اشقیاء کے سامنے آئے اور آکر پکارا۔ اے ظالمو کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا ہوں، میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لاڈلا ہوں، کیا اوقات ہے کہ ہمارے سامنے آئے اور ہمارے مدمقابل آئے؟ چنانچہ اُن ظالموں نے دیکھا کہ یہ تو شیر ہے اور شیر کا بیٹا ہے اور شیر کے بیٹے کا مقابلہ کس طرح سے ہو سکتا ہے تو ظالموں نے آپ کو چاروں طرف سے گھیرا۔ لیکن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کا صدقہ تھا اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت کا صدقہ تھا کہ آپ نے ایک ایک کو جہنم رسید کیا جو بھی آیا آپ نے اُس کے ٹکڑے اڑا دیئے۔

نبی مکرم ﷺ کی انگوٹھی نے علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیراب کر دیا

اور اِس طرح سے میرے دوستو اُن کو مارتے ہوئے اور جہنم رسید کرتے ہوئے جب پیاس سے نڈھال ہوئے ، تین دن کے بھوکے اور پیاسے اوپر دھوپ نیچے زمین اللہ اکبر! کس قدر عجیب وغریب وقت تھا پیاس کی بیقراری سے آپ واپس آئے اور ابا جان کے قدموں میں سر رکھا اور کہا کہ ابا جان بہت پریشان ہوں بہت پیاس ہے تو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیٹا غم مت کرو، ابھی ابھی تم حوضِ کوثر سے سیراب ہو گے۔ حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کی انگوٹھی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ نے وہ انگوٹھی حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ میں رکھ کہ بیٹا اِس سے تمہیں کچھ صبر ملے گا۔ اُس انگوٹھی سے آپ میں طاقت پیدا ہوئی اور پھر آپ للکارتے ہوئے اُن ظالموں کے پاس گئے مختصر یہ کہ ماں سے لپٹ رہے تھے، بہنیں دیکھ رہی تھیں، خاندان رسول کے خیمے میں ایک ہنگامہ برپا تھا ایک قیامت کی داستان میرے دوستو سامنے تھی۔ آپ پھر تشریف لے گئے اور تشریف لے جانے کے بعد آپ نے پھر اُن کا مقابلہ کیا اور جہنم میں اُن کو رسید کیا۔ ظالم ابن نمیر نے آپ کو نیزہ مارا اور پشت مبارک سے وہ نیزہ پار ہو گیا اور گھوڑے سے آپ نیچے گرے اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے آواز دی کہ ابا جان ”مجھے لے لیجئے“۔

شہادت حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لختِ جگر حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب آپ نے آواز سنی تو فوراً بیقرار ہو کر آپ دوڑے اور میدان میں جب آپ

نے جا کر دیکھا تو علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخموں سے چور ہیں۔ حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں بیٹھ کر کے اپنے بیٹے کا سر اپنے زانوں پر رکھا۔ ذرا اِس صبر کی داستان کو تو آپ دیکھیں کہ صبح سے کتنے دوستوں کا سر لا کر خیمے میں آ رہے ہیں۔ کبھی اپنی بہن کے بیٹوں کا سر لاتے ہیں، کبھی اپنے بھائی کے بیٹے کا سر لاتے ہیں، اور اب علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر بھی اور اُن کا زخمی جسم بھی آپ کے سامنے ہے۔

ہو شاید چند ساعت کامل کے بعد جب
دیکھا کہ مٹ رہی ہے شبیہہ رسولِ رب
آنسو بہا کے رکھ دیئے بیٹے کے لب پہ لب
فرمایا کہ بیٹا چھوڑ کر جاتے ہو مجھ کو اب
دل سے اکیلے جانے کی حسرت نکال لو
بانہیں اُٹھا کر باپ کی گردن میں ڈال لو

بیٹا اُٹھو چلو میں تمہیں ماں کے پاس لے چلتا ہوں، حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھیں کھول دیں اور عرض کیا کہ ابا جان دیکھئے کہ دادا جان شربت کے دو پیالے لئے ہوئے کھڑے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آؤ میں تمہیں پیالہ دیتا ہوں۔ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض کرتا ہوں کہ دادا جان مجھے دونوں پیالے دے دیجئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بیٹا ایک تمہارے لئے ہے اور ایک تمہارے والد کے لئے ہے۔ اللہ اکبر میرے دوستو حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی کیفیتوں کے ساتھ دادا جان اور نانا جان حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔

حضرت علی اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

میرے عزیز دوستو! اب خاندانِ رسول میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا، حضرتِ زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہیں اور حضرتِ علی اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوٹے سے بچے ہیں۔ میرے عزیز دوستو وہ واقعہ آپ سن چکے اب میں صرف چند منٹ کے اندر حضرت امامِ حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ اِس طرح بچے، بڑے، بوڑھے اور نوجوان سب شہید ہوگئے۔ خیال تو فرمایئے وہ کیا عجیب وغریب وقت تھا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلبیت کو صبر کی تلقین

آپ خیمے میں آئے اور خیمے میں آنے کے بعد آپ نے بہن کو تسلی دی، اہلبیت کو آپ نے سمجھایا کہ میرے شہید ہونے کے بعد غم نہ کرنا، پریشان نہ ہونا، صبر کی آپ نے تلقین کی۔

میرے عزیز دوستو! اُس وقت ایک ہنگامہ برپا تھا، شہزادیاں، سیدزادیاں سروں کے انبار کو دیکھتیں کہ ایک طرف عزیزوں کے سر رکھے ہوئے ہیں اور دوسری طرف حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتیں۔ ایک قیامت برپا ہوگئی اور سب یہ اپنی زبان سے کہہ رہی تھیں کہ

فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان پر یہی تھا، حضرتِ شہر بانو رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہی کہہ

رہیں تھیں ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ابا جان مجھے اجازت دیجئے تو حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیٹا تو بھی شہید ہوگیا تو خاندان کا سلسلہ کس سے چلے گا؟ یہ سیدوں کا سلسلہ کس سے چلے گا؟ تم باپ دادا کی اور خاندان رسول کی آخری نشانی ہو۔ خاندان رسول تم سے چلے گا اور بیٹا اِن عورتوں کو دیکھے گا کون ؟ اب اور کوئی مرد نہیں یہاں بیٹا اب میں آخری ہوں ۔ امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترستی نگاہوں سے اپنے والد کے قدموں کو دیکھ رہے ہیں ۔ شہر بانو رضی اللہ تعالیٰ عنہا دیکھ رہی ہیں حضرتِ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بھائی کو دیکھ رہی ہیں اور زبان حال سے کہہ رہی ہیں کہ

فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے

حشر کا ہنگامہ برپا ہے درمیان اہلبیت

امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یزیدیوں کو للکار

میرے عزیز دوستو! انہیں کیفیتوں کے ساتھ آپ نے صبر کی تلقین کی اور صبر کی تلقین کرنے کے بعد مصری جوڑا آپ نے پہنا اپنے نانا جان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ آپ نے اپنے سر پر رکھا، حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ڈھال آپ نے لی اور اپنے والد ماجد حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار ذوالفقار آپ نے لی۔ میدان کربلا کا دولہا، جنتی دولہا، نوجوانانِ جنت کا سردار، سج دھج کر کے، شان وشوکت کے ساتھ، شہیدوں کے سردار بن کر کے میدانِ کرب و بلا میں آئے آپ نے اُن اشقیاء کو للکارا کہ اے

شقیو، اے جہنمیو تم مجھے شہید کرتے ہو؟ بتاؤ تو میں کون ہوں؟ تم مجھے جانتے نہیں؟ تم مجھے پہچانتے نہیں؟ مگر ظالموں کے دلوں پر مہر لگ چکی تھی وہ اندھے ہو چکے تھے دنیا نے اُن کے ایمان کو لوٹ لیا تھا، شیطان کے قبضے میں تھے، دنیا کے لالچ میں میرے دوستو انہیں تباہ و برباد کر رکھا تھا۔ وہ چاروں طرف سے حیدر ابن حیدر پر تیروں کی بارش کرنے لگے اور حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن اشقیاء کے مقابلے میں جلوہ فرما تھے۔ ایک ایک کا وار آپ روکتے تھے آپ کی تلوار چل رہی تھی اور نیزہ چل رہا تھا اور جو بھی شقی آتا وہ فنا ہو جاتا۔

میرے عزیزو! خاندان رسول کا ایک ایک فرد شہید ہو چکا اور اب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنہا اُن اشقیاء کے مدمقابل ہیں اور اِدھر اہلبیت کے رونے کی آواز آ رہی ہے۔ آپ نے پھر انہیں فرمایا کہ رومت اور پھر انہیں سلام کر کے رخصت ہو رہے ہیں اور میدان کرب وبلا میں پہنچے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یزیدیوں کا شدید حملہ

میرے عزیز دوستو! امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کرب و بلا میں پہنچے اور ذوالفقارِ علی اُن کے ہاتھ میں تھی آپ نے اُن یزیدیو کا مقابلہ کیا ایک ایک کو جہنم رسید کیا، جو آتا گیا آپ اسے مارتے گئے۔ ابن سعد کو یقین ہو گیا کہ اگر اِس شیر کا مقابلہ ایک ایک کر کے کیا جائے گا تو مقابلہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔ ابن سعد نے اُن سب بزدلوں کو حکم دیا کہ تم سب کے سب جاؤ اور انہیں گھیر کر کے اُن پر وار کرو۔ مختصر یہ

میرے دوستو انہوں نے ایک شیر کو گھر کر کے اُن پر وار کیا ابن حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تلواریں چلتی تھیں، نیزے چلتے تھے، جسم زخمی ہو چکا تھا اور اسی زخمی حالت میں اپ اپنے نانا جان کے دین کا اور دین کی خدمت کا آپ حق ادا کر رہے تھے۔ اے نماز پڑھنے والو تم بھی اپنی نمازوں کو دیکھو، اپنے روزے کو دیکھو، اپنے حج کو دیکھو، اپنی زکوٰۃ کو دیکھو۔ میدانِ کرب و بلا میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دین کے پانچوں اصولوں کی تکمیل کر دی۔

میرے دوستو! اِس شان کے ساتھ آپ دنیا سے تشریف لے جا رہے ہیں، شہادت کا وقت قریب آ گیا کہ زبان پر نبی کا کلمہ ہے، جمعے کا وقت ہے نماز ادا ہو رہی ہے، سر سجدے میں ہے۔ اور پھر میرے دوستو غش کھا کر گرے پریشانی کے عالم میں، تین دن ہو گئے بھوک اور پیاس کی وجہ سے چکر آ گیا آپ غش کھا کر گرے۔

سر سجدے میں رکھ دیا اور شہادت دے دی

اللہ اکبر لوگ پانی سے وضو کرتے ہیں لیکن کے وضو کے لئے آپ کا خون ہی کافی تھا، خون سے نہائے ہوئے، خون سے وضو کئے ہوئے اور آپ نے سر کو اللہ کی بارگاہ میں رکھ دیا زبان پر کلمہ، آہ! نبی کا نواسہ یہاں پر نماز بھی آپ ادا فرما رہے ہیں۔

میرے دوستو! کلمہ زبان پر ہے، نماز بھی ادا ہو رہی ہے اور روزے کا حال یہ ہے کہ تین دن سے روزہ ہے۔ روزہ رکھنے والے میرے دوستو شام کو افطار کرتے ہیں مگر یہاں افطاری کا سامان نہیں، پانی کا سوال نہیں۔ کلمہ زبان پر، نماز بھی ادا ہو رہی ہے، روزہ

بھی ہے میرے دوستو اور ہر سال حج کرنے والے، حج بیت اللہ کرتے ہیں مگر آج آپ میدانِ کرب و بلا میں یہاں موجود ہیں۔ لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں مگر میرے دوستو آپ اپنی جانوں کی قربانی اللہ کی بارگاہ میں پیش کررہے ہیں۔ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جان کی، مال کی، دوستوں کی، عزیز واقارب کی قربانی اللہ کی بارگاہ میں دے دی۔ آپ شہید ہوگئے اور آپ نے شہادت کا ایک عظیم پالیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے آپ شہیدوں کے سردار بن گئے لیکن میرے عزیز دوستو آپ خوب یاد رکھئے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے ہیں اور شہید ہونے کے باوجود آج تک آپ کا نام زندہ ہے۔ آپ کا کام زندہ ہے۔ جب تک دنیا باقی ہے تب تک حضرتِ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام رہے گا۔ ''اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد''

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانیوں نے دینِ اسلام کو بچایا

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جان کی قربانی پیش کر کے شجرِ اسلام کو قیامت تک کے لئے شجرِ شاداب کردیا اور اسلام کے درخت کو آپ نے اپنے خون سے سینچا۔

اے حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسلام تیرا نام ہے۔ جب تک زندہ ہے تو اُس وقت تک اسلام ہے۔ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لیواؤ، اور اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر آنسو بہانے والو! خوب یاد رکھو کہ دین کے نام پر اپنی جان دینا یہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے، نانا جان کے دین کی حفاظت کرنی یہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے، باطل

کے مقابلے میں حق کا ساتھ دینا یہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے، باطل سے ٹکرانا یہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے، یہ دینوں کا مقابلہ کرنا یہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے، فاسق و فاجر کے ہاتھ میں بے دینوں کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دینا یہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔شہادت کے وقت بھی نماز کا پڑھنا یہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔ دین کے نام پر جان اور مال، بچوں اور بھائیوں اور سب کو قربان کردینا یہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔ یادرکھو کہ صرف واقعات کو بیان کرنا کافی نہیں بلکہ واقعات بیان کرتے ہوئے حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت کو یاد کرو، اگر تمہارے دلوں میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت ہے تو اِسلام کی خدمت کرو، اِسلام کی عزت و عظمت کا پرچم لہراؤ، اور باطل کے مقابلے میں حق کا ساتھ دو، صداقت کا ساتھ دو۔

میرے دوستو! اُس وقت بزدل اور ظالم ایک یزید تھا اور اُس کے مقابلے میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے، لیکن اِس وقت تم دیکھو گے تو ایک یزید نہیں بلکہ یزیدی لباس کے اندر بہت سے یزیدی تمہیں نظر آئیں گے۔ آج ضرورت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقش قدم پر چل کر حق و صداقت کا ساتھ دیتے ہوئے باطل کا مقابلہ کرو، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت حق کی آواز ہے، حق کا اعلان ہے اور یہ قیامت تک جاری رہے گا۔

اے خداوند عالم! آج اِس مقدس دن کی برکات کو ہم پر جاری وساری کردے، اور حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے دین حق پر ہمیں قائم رکھ، دین کی اِسلام کی خدمت کی ہمیں توفیق عطا فرما۔ **آمین یا رب العلمین**

شہادت حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ نے دوبارہ اُن کا مقابلہ کیا اور جہنم میں اُن کو رسید کیا۔ ظالم ابن نمیر نے آپ کو نیزہ مارا اور پشت مبارک سے وہ نیزہ پار ہو گیا اور گھوڑے سے آپ نیچے گرے اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے آواز دی کہ ابا جان ''مجھے لے لیجیے''۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لختِ جگر حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب آپ نے آواز سنی تو فوراً بیقرار ہو کر آپ دوڑے اور میدان میں جب آپ نے جا کر دیکھا تو علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخموں سے چور ہیں۔ حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں بیٹھ کر کے اپنے بیٹے کا سر اپنے زانوں پر رکھا۔ ذرا اِس صبر کی داستان کو تو آپ دیکھیں کہ صبح سے کتنے دوستوں کا سر خیمے میں آپ لا رہے ہیں۔ کبھی اپنی بہن کے بیٹوں کا سر لاتے ہیں، کبھی اپنے بھائی کے بیٹے کا سر لاتے ہیں، اور اب علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر بھی اور اُن کا زخمی جسم بھی آپ کے سامنے ہے۔ بیٹا اُٹھو چلو میں تمہیں ماں کے پاس لے چلتا ہوں، حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھیں کھول دیں اور عرض کیا کہ ابا جان دیکھئے کہ دادا جان شربت کے دو پیالے لئے ہوئے کھڑے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ علی اکبر آؤ میں تمہیں پیالہ دیتا ہوں۔ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض کرتا ہوں کہ دادا جان مجھے دونوں پیالے دے دیجئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بیٹا ایک تمہارے لئے ہے اور ایک تمہارے والد کے لئے ہے۔ حضرتِ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی کیفیتوں کے ساتھ دادا جان اور نانا جان حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔

باہتمام
مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل
DAR-UL-RAZA

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com